فریادِ اسلام

بر روضۂ خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام

نتیجۂ فکر

مولوی حکیم نواب علی صاحب برق سندیلوی

جسے بسنہ ۱۹۲۲ء / ۱۳۴۱ھ میں

کارپردازان

ایس کے عزیز اینڈ کمپنی تاجرانِ کتب شیرانوالہ گیٹ لاہور

نے

بحصول خاص

[illegible] پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام پنڈت [illegible] چھپی

قیمت

دیوان حافظ شرح منظوم مترجم مع فالنامہ

چھٹی بار شائع ہو کر فروخت ہو رہا ہے

سبحان اللہ نور القلوب سے منور ہو جنت کی راہ دکھا معشوق حقیقی کے ایک خال پر ثمرقند و بخارا قربان کر کے راز وصال منظور و غیرہ سے نزت لینے کے لئے اپنی قسمت کی فال دیکھنی چاہو تو اس کو خرید کر دل کی تڑپ بجھاؤ۔ اس میں ہر فارسی شعر جلی قلم مع اردو ترجمہ حل لغات و شرح اور اس پر پوری بحث آخر میں تمام غزل کا اردو غزل میں ترجمہ درج کرنے کے علاوہ فال ہے یہ ایک نہایت معتبر و مستند حقیقی دیوان دیا گیا ہے تین حصوں میں قیمت فی حصہ عہ تینوں حصے منگانے والوں کو وی پی اجرت محصول ڈاک

سیرۃ النبی

خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو علامہ شبلی نعمانی مرحوم کی اس مشہور آفاق کتاب کے مطالعہ سے سعادت دارین حاصل کرتے ہیں آنحضرت کے جامع و مانع معتبر و مستند حالات اس سے زیادہ خوبی کے ساتھ اردو تو کیا فارسی زبان میں بھی آج تک شائع نہیں ہوئے تھے ہر مسلمان کے لئے ایک گنج بے بہا ہے ہر دو جلد مطبوعہ مطبع معارف اعظم گڑھ سفید چکنا و بیزر لایتی کاغذ اعلیٰ قسم کتابت و طباعت دیدہ زیب و دلفریب قیمت ہر دو جلد سولہ روپے (رعایتی) بارہ روپے مجلد گوشوں اور پشت پر چمڑا باقی کپڑا منگانے والوں سے فی جلد ایک روپیہ ہر دو جلد پر دو روپے علاوہ محصول ڈاک مجلد پر چمڑا جلد پر ایک روپیہ علاوہ ازیں حسب معمول پیشگی قیمت موصول ہونے پر محصول کمپنی کے ذمہ رہے گا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ

کی شاندار اور پر شوکت زندگی کے مفصل حالات اور معتبر واقعات جناب رفیق بک صاحب اعظم مشہور مصری مصنف و لیڈر مرحوم نے نہایت تحقیق اور جستجو سے قلمبند کئے ہیں ان حالات کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول کیسے اولو العزم اور عاشق اسلام تھے اپنے رسول اللہ کے ہاتھوں سے اسلام نکلنے کے بعد دین کی کس جانفشانی اور خصوصیت سے حفاظت کی اور اسلام کے شروع میں کیا حالت تھی حجم ۱۸۰ صفحات مجلد قیمت عہ محصول

تاریخ اسلام

مصنفہ رائٹ آنریبل سید امیر علی صاحب کا اردو ترجمہ کتاب کیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے قیمت تین روپے محصول ڈاک جلیہ حوائی عمر علامات قیامت عہ حیات صحابہ عہ

خالد بن ولید

حضرت خالد بن ولید سیف اللہ مسلمانوں کے مشہور سپہ سالار کے حالات تاریخ اسلام کے ... پر جوش اور خالص ہیئت کی کیفیت ... اور میدان جنگ کا زور ... قیمت عہ

مینیجر ایس کے عزیز اینڈ کو تاجران کتب چابک سواران ۲۴ لاہور سے طلب کیجیے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فریادِ اسلام

ترے اصحاب نے میرے لئے سر تک کٹا دے تھے ترے انصار نے میرے لئے گھر تک لٹا دے تھے
وہی ہیں جن نے تیرے عاشقوں سے گھر چھڑائے تھے وہی جن کیلئے خود تو نے پتھر تن پہ کھائے تھے

ترے منہ سے مگر ایسی گھڑی میں بھی دعا نکلی
مصیبت پر ہمیشہ تیرے منہ سے مرحبا نکلی

شجاعت کی مری دہشت عرب بیٹھی ہیبت نے
بٹھایا روم پر سکہ مرا خالدؓ کی جرأت نے
کیا غالب مجھے ایران پہ فاروقیؓ جلالت نے
عَلَم اونچا کیا اندلس میں طارق کی شجاعت نے

سر پر قیصر اپنا تاجِ خاقاں تختِ جَم اپنا
جہاں کے واسطے آیۂ رحمت عَلَم اپنا

محمد ابن قاسم سندھ میں میرے لئے آیا
ابی کبشہ کی ہمت نے سوادِ چین میں پہنچایا
عَلَم تھا جو مرا پیرنیز کی چوٹی پہ لہرایا
مرا سیلاب اُٹھ کر بحر اٹلانٹک سے ٹکرایا

بہایا شرک کو بڑھتے ہوئے دریائے وحدت نے
ڈبویا کفر کو اُٹھتی ہوئی موجِ ہدایت نے

تری امت نے گو ظاہر میں میری پاسبانی کی
حفاظت میں مری چھوڑی تھی لذت زندگانی کی
ولیکن تھی کشش مجھ میں حیاتِ جاودانی کی
تو میں نے بُت پرستوں کے دلوں پر حکمرانی کی

دلِ عالم کو کھینچا میں نے جذبِ حق نما بن کر
اُجالا کر دیا سینوں میں نورِ با صفا بن کر

محاسن مجھ میں پیدا تھے ابھری پاکیزہ صورت کے　　اثر مجھ میں ہویدا تھی تری ہمشکل سیرت کے
نہاں گنجِ گراں تھے مجھ میں اسرارِ حقیقت کے　　ودیعت تھے خزانے مجھ میں تکمیلِ نبوت کے

جہاں کی بزم میں لے کے جب اُمّ الکتاب آیا
گئے ایامِ طفلی نوعِ انساں کا شباب آیا

مگر پھر بھی مجھے تیرے نمونے کی ضرورت تھی　　ترے اخلاق کامل کی ہمیشہ مجھکو حاجت تھی
نفوسِ قدسیہ پر منحصر میری اشاعت تھی　　ارادے جن کے اونچے تھے مقدس جنکی نیت تھی

انہیں نے مجھ کو پھیلایا جہاں کا مقتدا ہو کر
مرے داعی بنے وہ سرگروہِ اولیا ہو کر

ضیا گستر ہوئی توحید میری مہرِ جیلاں سے　　عجم کو زندگانی مل گئی اس غوثِ دوراں سے
ہوا تاتار بھی روشن جمالِ شیخِ ذیشاں سے　　مرا جھنڈا گڑا اجمیر میں سلطانِ عرفاں سے

کیا تھا ہند کو تاریک جب باطل کی زشتی نے
اُجالا کر دیا آکر معین الدین چشتیؒ نے

غرض میرے مٹائے نقش سب باطل پرستی کے — مسلمانوں سے میں نے کھو دیئے آثار پستی کے
مری عشرت کے بادہ مالک بن گئے پیمانے ہستی کے — مرے دم سے وہ قابض ہو گئے صحرا کی بستی کے

مری برکت سے تھی عالم میں اُن کی حُرّیت زندہ
مرے صدقہ میں تھی دُنیا میں اُن کی قومیّت زندہ

یہی مسلک ضمانت تھا نجات نوعِ انساں کی — یہی شانِ سیادت تھا جہاں میں اہلِ ایماں کی
یہی سچّی شہادت تھا حق و باطل میں فرقاں کی — یہی رونق تھا دنیا میں نبوّت کے گلستاں کی

زمانہ میں علو شان سے عزت کا مرادف تھا
غلامی کا مذاہب میں یہی پہلا مخالف تھا

مگر اب کیا ستم ہے مجھ کو چھوڑا تیری امّت نے — مجھے برباد کر ڈالا مسلمانوں کی غفلت نے
حفاظت سے جو منہ موڑا ہے اربابِ حفاظت نے — اشاعت سے کیا اعراض پیرانِ طریقت نے

بظاہر اب مرا کوئی نہ وارث ہے نہ والی ہے
اسی موقع پہ اعدا نے عداوت بھی نکالی ہے

دیارِ ہند میں رہ کر لُٹا ہے کارواں اپنا   نہ میرِ قافلہ اپنا نہ کوئی پاسباں اپنا
کیا برباد دورِ چرخ نے سب خانماں اپنا   سوائے بیکسی کوئی نہیں ہے مہرباں اپنا

یہاں احباب ہی دشمن ہیں غیروں کی شکایت کیا
بنے جب خضر ہی رہزن تو اعدا کی شکایت کیا

مسلمانوں کی ہمت بٹ گئی ہے فرقہ سازی میں   یہ سمجھے ہیں کہ قوت ہے نہاں تفریق بازی میں
خلل ڈالا انہوں نے آہ خود دینِ حجازی میں   مقید ہیں بہت سے دامِ تہذیبِ مجازی میں

بلا سے ان کی گر یہ اُمّتِ اسلام مٹ جائے
بھلا ہو جائے ان کا گر کہ تیرا نام مٹ جائے

گرفتارِ غرض ہی جس کو کچھ احساسِ ملّت ہے — فدائے جاہ ہی للّٰہیت سے سخت نفرت ہے

جماعت کام کی ہے جو اسیرِ دامِ شہرت ہے — کسی کی نکتہ چینی عیب جوئی صرف عادت ہے

نہ ایثارِ صحابہ ہی نہ جوشِ تابعین ان میں

نہیں شانِ خلوصِ رحمۃ للعالمین ان میں

اگرچہ یاس افزا ہے بہت حالِ زبوں ان کا — گرا ہی اوج سے گو آج بختِ واژگوں ان کا

حریفوں کے مقابل ہوگیا ہی سرنگوں ان کا — مگر امید ہی اب بھی کہ تو ہے رہنموں ان کا

اُٹھا دے ہاتھ رحمت کے کہ بیڑا پار ہو جائے

جہاں کا مطلعِ تاریک پُر انوار ہو جائے

چمک! ہاں ہاں چمک! اے اخترِ انوارِ یزدانی — دکھا ہاں ہاں دکھا! پھر ہمتِ تکمیلِ انسانی

نمایاں کر دے پھر آثارِ قرنِ اول و ثانی — کہ مٹ جائے دلِ مسلم سے زنگِ نامسلمانی

بہ حقّانیت کو اوجِ عالم پر فروزاں کر

محیطِ ارض سے تاریکیٔ باطل گریزاں کر

دعا کر کے انہیں سرچشمۂ صدق و صفا کردے　　دل و جاں سے انہیں تبلیغِ مذہب پر فدا کردے

خیالِ ماسوا اِن کے تخیّل سے جدا کردے　　انہیں نفسانیت کی قید سے آقا رہا کردے

بدل اے رحمتِ حق جلد حالت باغِ ویراں کی

کہ بے پر ہو رہی ہیں بُلبلیں اُجڑے گلستاں کی